DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ والمالیۃ
الفلاح ٹاؤن صادق آباد
ضلع رحیم یار خان پاکستان

استفتاء

کیافرماتے ہیں، مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

1۔ محمد خالد بازار سے اشیاء مثلاً کھاد، چینی وغیرہ نقد خرید کر تین، چار، چھ یا بارہ ماہ کی معیاد پر ادھار فروخت کرتا ہے، جس کی قیمت اور مدت طے کی جاتی ہے۔ کیا یہ کاروباری صورت جائز ہے؟

2۔ جب خالد کے پاس اپنی رقم موجود نہ ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کو سرمایہ لگانے کے لیے تیار کرتا ہے اور مذکورہ بالا صورت نمبر 1 کے مطابق کاروبار کر کے رب المال (سرمایہ لگانے والے) کو 60% مضارب (محمد خالد) کو 40% منافع کی شرح پر تقسیم کرتا ہے۔ دونوں (مضارب اور رب المال) پہلے ہی سے یہ شرح باہم رضامندی سے طے کر لیتے ہیں۔ کیا تقسیم نفع کی یہ صورت جائز ہے؟

3۔ اگر خریدار طے شدہ مدت پر ادائیگی نہ کرے تو کیا درج ذیل صورت اختیار کرنا جائز ہے؟

کسی شخص کو کھاد چار ماہ کی مدت پر ادھار 400000 روپے میں فروخت کی اور وہ چار ماہ کے قریب یا چار ماہ بعد بھی وہ رقم ادا نہیں کرتا تو فروخت کنندہ بازار سے چار لاکھ روپے کی کھاد خرید کر دو ماہ کی ادھار پر خرید کنندہ کو نفع رکھ کر (مثلاً چار لاکھ چالیس ہزار روپے) کی فروخت کرتا ہے۔ خرید کنندہ یہ کھاد مارکیٹ میں کسی تیسرے شخص کو (جو فروخت کنندہ کے علاوہ) فروخت کر کے پچھلے سودے کے چار لاکھ روپے ادا کر دے اور دو ماہ بعد اس دوسرے سودے کی رقم چار لاکھ چالیس ہزار روپے خرید کنندہ کے ذمہ ہوگی کیونکہ اگر چار ماہ کے سودے والی رقم کوئی شخص ٹال مٹول کر کے آٹھ ماہ یا ایک سال بھی ادا نہ کرے چونکہ طے شدہ رقم پر کوئی جرمانہ تو عائد نہیں ہو سکتا۔ لہذا خرید کنندہ بغیر کسی خوف و خطر کے ٹال مٹول کر کے پریشان کرتا ہے۔ یہ صورت جائز ہے؟ یا کوئی اور شرعی حل بیان فرمائیں۔

مستفتی: محمد خالد

03003009840

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 57/9
مورخہ ۳۶/۱۲/۳
للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

Scanned by CamScanner

... (اسپیڈ و بیڈا وغیرہ) میں ...

الجواب باسم ملھم الصواب

1۔ بیان کردہ طریقہ میں جب خرید وفروخت کا معاملہ کرتے وقت کھاد وغیرہ کی ادھار پر بیچنے کی قیمت اور اس کی ادائیگی کی مدت متعین کرلی جاتی ہے۔ نیز خریدار کے متعینہ مدت میں ادائیگی نہ کرنے پر بائع مزید قیمت نہیں بڑھاتا تو شرعاً اس طرح معاملہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس معاملہ میں کوئی شرط فاسد نہ لگائی گئی ہو۔

2۔ جائز ہے بشرطیکہ رب المال کو ادھار پر بیچنے کا بتایا گیا ہو۔

3۔ مذکورہ صورت جائز ہے بشرطیکہ خرید کنندہ تیسرے شخص کو کھاد وغیرہ بیچنے سے پہلے خود اس پر قبضہ کرے پھر آگے بیچے۔ اس معاملہ میں مزید درج ذیل صورتوں میں سے کوئی بھی اختیار کی جاسکتی ہے۔

اگر بائع کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ خریدار متعینہ مدت پر ادائیگی نہیں کرے گا تو اس سے متعینہ مدت پر ادائیگی کے بارے میں کوئی دوسرا معتبر آدمی ضامن لیا جائے کہ اگر یہ متعینہ مدت پر ادائیگی نہیں کرے گا تو ~~کھاد کی قیمت کے~~ آپ اس کی طرف سے متعینہ مدت میں مقررہ قیمت کے ضامن ہونگے یا خریدار سے کوئی چیز رہن (گروی) کے طور پر لی جائے اور اس سے کہا جائے کہ اگر متعینہ مدت پر ادائیگی نہیں کروگے تو اس چیز کو بیچ کر کھاد کی قیمت وصول کی جائے گی، البتہ گروی رکھی ہوئی چیز بائع (کھاد فروخت کرنے والے) کے پاس امانت ہے اور اس کے لیے مرہونہ چیز سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہوگا۔

کما فی المبسوط للسرخسی: (13/9) دار الکتب العلمیة

واذا عقد العقد علی انه الی اجل کذا بکذا و بالنقد بکذا او قال الی شهر بکذا او الی شهرین بکذا فهو فاسد لانه لم یعاطه علی ثمن معلوم ولنهي النبي صلی الله علیه وسلم عن شرطين في بيع وهذا هو تفسير الشرطين في بيع ومطلق النهي يوجب الفساد في العقود الشرعية وهذا اذا افترقا علی هذا فان كان يتراضيان بينهما ولم يتفرقا حتی قاطعه علی ثمن معلوم واتما العقد علیه فهو جائز لانهما ما افترقا الا بعد تمام شرط صحة العقد....

وفی رد المحتار: (142/5) ایچ، ایم، سعید

ویزاد في الثمن لاجله اذا ذكر الاجل بمقابلة زيادة الثمن قصدا....

وفی الهداية: (78/3) مكتبه شركة علمية

ويجوز البيع بثمن حال ومؤجل اذا كان الاجل معلوما...

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 57/9
مورخہ ۲۹/۱۲/۳
... العالیہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان

Scanned by CamScanner

فی الهندية (۳۳۵/۲، مکتبه ماجديه)

وعلى هذا اذا دفع البقرة الى انسان بالعلف ليكون الحادث بينهما نصفين فما حدث فهو لصاحب البقرة ولذلك الرجل مثل العلف الذي علفها واجر مثله فيما قام عليها وعلى هذا اذا دفع دجاجة الى رجل بالعلف ليكون البيض بينهما نصفين، والحيلة في ذلك ان يبيع نصف البقرة من ذلك الرجل ونصف الدجاجة ونصف بذر الفليق بثمن معلوم حتى تصير البقرة واجناسها مشتركة بينهما فيكون الحادث منها على الشركة، كذا في الظهيرية..

والله اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

1/ذوالحجہ 1439ھ بمطابق 13/اگست 2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

مفتی

۱-۱۲-۱۴۳۹ھ

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

طارق بشیر عفی عنہ

۱-۱۲-۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

عفی عنہ

۱۴۳۹/۱۲/۱ھ

نائب مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 57/9

مورخہ ۳۹/۱۲/۳

صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نوٹ: یہ جواب سوال کے مطابق ہے، صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۔ یہ دار الافتاء کسی قانونی کاروائی کی صورت میں کسی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

■ Cell No. 0302-7002111
■ 0344-3187879
■ Whats App 0302-7002111
■ e-mail shariainbiz@gmail.com

Scanned by CamScanner